ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

آصف اقبال

ایم فل (اُردو) اسکالر ,لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر محمد اعجاز تبسم

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ایک شاعر، ایک شخصیت: سحرؔ بدایونی

Asif Iqbal
M.Phil (Urdu) Scholar, Lahore Garrison University, Lahore
Dr. Muhammad Ijaz Tabassum
Assistant Prof. Department of Urdu, Lahore Garrison University, Lahore

One Poet, One Personality: Sehar Badayuni

The objective of this article is to introduce Munshi Debi Parshad Shar Badayuni a poet of Classical period (1600-1900) who could not come on screen for the lovers of literature. In this article, a brief story of the life of Sahar Badayuni has been presented. Unfortunately, no research work has been made such a tremendous poet of classic era. This article is a little biography of Sehar Badayuni.
Keywords: *Introduction, Classical period, Biography,Research Work.*

پیدائش وخاندانی پس منظر

منشی دیبی پرشاد سحر بدایونی کا سن پیدائش ۲۴ دسمبر ۱۸۴۰ء اور جائے پیدائش بدایوں ہے۔ سحر کے اجداد کا اصل وطن موضع بانگر مئو قصبہ سندیلہ ضلع لکھنؤ تھا۔ کائستھ قوم سے تعلق تھا جو بسلسلۂ روزگار ضلع بدایوں آئے اور پھر یہیں پر مستقل سکونت اختیار کی۔ ویریندر پرشاد سکسینہ اپنی تصنیف "بدایوں کے اساتذہ سخن" میں یوں رقمطراز ہیں:

> "سورگیہ سحر کے بزرگوں کا وطن بانگر مئو ضلع لکھنؤ تھا آپ کے جد امجد سورگیہ حکومت رائے ملازمت کے سلسلے میں بدایوں آئے اور پھر یہیں کے ہو رہے جو شرفاء کی ایک چھوٹی سی بستی ہے۔"(۱)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

سحرؔ کے والد چنی لال اخگر (آپ شاعر بھی تھے اور اخگرؔ تخلص کرتے تھے) خود بھی ایک عالم فاضل شخص تھے جنھیں عربی، فارسی، اُردو، ہندی پر دسترس حاصل تھی۔ منشی دیبی پرشاد نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور شعر و سخن کی تربیت کے لیے اُنھی کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ بعد ازاں علومِ ادبیہ اور کتبِ متداولہ کی تکمیل کے لیے مولوی طاہر الدین بدایونی کے مکتب میں داخل ہوئے۔ دیگر مروجہ علوم مثلاً ریاضی، فلسفہ، خطاطی و مصوری وغیرہ مختلف اساتذہ کرام سے حاصل کیے۔ سحر کے خاندانی حالات شمس بدایونی کے تذکرہ "از خاک بدایوں" میں بھی ملتے ہیں۔ شمس بدایونی ان کے خاندان کے بارے میں رقمطراز ہیں:

> "ان کے جد امجد منشی حکومت رائے ملازمت کے سلسلے میں بدایوں آئے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ سحر کا تعلق ایک اعلیٰ شریواستو خاندان سے تھا جو اپنی سیاسی لیاقت اور علمی صلاحیت میں ممتاز رہا ہے۔"(۲)

سحرؔ فطری طور پر زور فہم تھے۔ اپنی فطری صلاحیتوں کی بناء پر مختلف زبانوں اور علوم پر دسترس حاصل کر لی تھی۔ ان کی انھی صلاحیتوں کے حوالے سے شمس بدایونی "از خاک بدایوں" میں لکھتے ہیں:

> "سحرؔ کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ اُردو کے علاوہ فارسی اور ہندی پر زبردست قدرت تھی۔ زبان کے علاوہ مختلف علوم پر بھی اعلیٰ دستگاہ رکھتے تھے۔ عروض اور فن خوش نویسی کے تو ماہر تھے۔"(۳)

تحصیل علم سے فراغت کے بعد ایک زمانہ تک سر شتہ تعلیم میں ملازمت کی اور ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے عہدے تک پہنچے اور اسی عہد پر ریٹائر ہوئے۔ زندگی کا بیشتر حصہ بہ سبب ملازمت دہلی اور لکھنؤ میں گزارا۔ لیکن پنشن کے حصول کے بعد باقی عمر بدایوں میں بسر کی۔ اسی حوالہ سے لالہ سری رام اپنے تذکرہ "خم خانہ جاوید" المعروف بہ "ہزار داستاں" میں رقمطراز ہیں:

> "شباب کے ہنستے کھیلتے دن دہلی اور لکھنؤ میں گزرے۔ کشیدہ قامت...... قلمی کتابیں پنساریوں کی ردی میں شامل ہو کر کوڑیوں کے مول فروخت ہوئیں۔"(۴)

سحرؔ کا شمار اساتذہ سخن میں ہوتا ہے، فن شاعری میں سحرؔ کے کئی شاگرد تھے جن میں چند اہم تلامذہ کے نام یہ ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

منشی چھوٹے لال غمؔ، منشی کرپا شنکر خوشؔ، منشی منگل سین فارغؔ، گھسو خاں فریادؔ، منشی کامنا پرشاد جوہرؔ وغیرہ۔(۵)

سحرؔ کو فن خطاطی پر بھی کامل دسترس اور عبور حاصل تھا۔ فن خطاطی میں سحرؔ کے تلامذہ کی تعداد دو سو کے قریب بتلائی جاتی ہے۔

سید رفیق مارہروی اپنی کتاب "ہندوؤں میں اُردو" میں یوں بیان کرتے ہیں:

"حضرت سحر کا مذاق فطری تھا۔ آپ کے والد اور والدہ دونوں کا مذاق شاعرانہ تھا۔ ان کی والدہ بھی بڑی صاحب علم تھیں۔ شعر بھی کہتی تھیں۔ سحرؔ نے ایسی تعلیم یافتہ آغوش میں تربیت پائی...... اور لالہ رام راحت سے صحبتیں رہیں۔"(۶)

سحرؔ بدایونی نے اپنی تصنیف "رسالہ قیافہ" میں اپنے حالات منظوم انداز میں یوں بیان کیے ہیں:

سنو اب حال میرا بادل شاد
میرا ہی نام احقر دیبی پرشاد
میری ہے ذات از قوم کایست
شری گوے ملایالفظ بایست(۷)

تصانیف

سحرؔ کی تصانیف کی تعداد کم و بیش ۲۵ کے قریب ہے۔ آپ نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں جو اُن کے صاحب علم اور وسیع المطالعہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ رسائل و جرائد بھی ہیں۔

سحر کی مشہور تصانیف میں "نظم پروین" و "ارژنگ چین" شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دو واسوخت "تحریر عشق" و "تفریق و تقریر" بھی شائع ہو چکے ہیں۔ فن مساحت میں "محیط المساحت" اور "تکمیل المساحت" لکھیں۔ علم رمل پر بے نظیر عروض پر "معیار البلاغت"، منطق پر "خلاصۃ المنطق" جیسی شاہکار کتب لکھیں۔ "مراۃ العلوم"، "رکاز الفیوض" اور "گلدستہ ادب" بھی سحرؔ کی ہی نادر روزگار کتب ہیں۔ فن خطاطی پر بھی کتاب "معیار الاملا" لکھی۔ سید رفیق مارہروی اپنی مرتبہ کتاب "ہندوؤں میں اُردو" حصہ اول دربارہ نظم میں سحرؔ کی ادبی خدمات اور خصوصاً اُردو خدمات کے حوالے سے یوں رقمطراز ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

”حضرت سحر مجموعہ علوم و فنون تھے اور اپنے معاصرین میں وہ بہت بلند مرتبہ اور مقام کے حامل تھے۔ افسوس مجھے اس ہمہ داں شاعر کا اُردو کلام حسب ضرورت نہ مل سکا۔۔۔۔۔۔ بہر حال جو کلام اِدھر اُدھر سے دستیاب ہو سکا پیش کرتا ہوں:

معشوق سے ہم نے دل لگانا چھوڑا
کوچے میں پری رُخوں کے جانا چھوڑا
جب تک نہ تھے اس کے نیک و بد سے واقف
کرتے تھے عشق جب کہ جانا چھوڑا
ہم نے دانائی سے وہ نکتے نکالے عشق میں
عاشقی بھی کچھ دنوں میں ایک فن ہو جائے گا
بھرتے بھرتے آہ چھالے سب زباں میں پڑ گئے
روتے روتے خوں سے خالی سب کلیجہ ہو گیا(۸)

سحر کی تصانیف کی تعداد کثیر ہے۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں۔ اس کے علاوہ رسائل و جرائد بھی ہیں۔ ان کی کتب درج ذیل ہیں:

سحر سامری (دیوان اول)، خلاصۃ المنطقی، لطائف ہندی، معیار الاملاء، تعلیم الاطفال، مراۃ العلوم، تلخیص الحساب، خلاصۂ جغرافیہ، معیار البلاغت، سراج المنیر، واسوخت افسون سحر، مراۃ الصفا، غوامص الحساب، رسالہ قیافہ، قصائد سحر، محیط المساعت، نظم پروین، بروج السنین، تفاول ہندسی، انفائس التاریخ، دلائل المشاہین، دیوار قہقہہ، تہ جرعہ سحر، ذخائر جبر و مقالہ، اژرنگ چین، طامات سحر (دیوان دوم)، سفینہ سحر (دیوان سوم)، حل رسالہ معمائے جامی (منظوم)، بڑھاپانامہ (مسدس)، موجز التاریخ، لغات ستہ، خمسہ متحیرہ، جغرافیہ ضلع بدایوں۔

۱- **”دیوان سحر و طامات سحر“** یہ دونوں دواوین سحر ہیں۔ جو پہلی مرتبہ ۱۸۹۲ء میں مطبع نول کشور سے شائع ہوئے تھے۔ دوسرا ایڈیشن بھی اسی مطبع کی شاخ جو کانپور میں واقع تھی، سے شائع ہوا۔ پہلی اشاعت میں ”سحر سامری“ میں ۱۲۰ صفحات ہیں اور طاماتِ سحر“ میں ۴۳ صفحات ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۲- "**تعلیم الاطفال**" ہندی کتاب بالبودھ کا اُردو نثر میں ترجمہ ہے۔ یہ کتاب بیس صفحات پر مشتمل ہے جس میں گیارہ اسباق ہیں۔ یہ کتاب مطبع نظامی واقع کانپور سے طبع ہوئی تھی پہلی اشاعت میں اس کتاب کی تعداد ۴لاکھ تھی۔

۳- "**سفینہ سحر**" یہ سحر کا تیسرا مجموعہ ہے جو ۳۰صفحات پر مشتمل ہے اسے مطبع وکٹوریہ پریس، بدایوں والوں نے چھاپا۔

۴- "**تہ جرعہ سحر**" یہ سحر کا چوتھا مجموعہ کلام ہے۔ یہ ۱۲صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مطبع قیصر ہندو پریس بدایوں سے شائع ہوا تھا۔

۵- "**دیوارِ قہقہہ**" یہ کتاب مزاح پر مبنی ہے اس کی پہلی اشاعت میں ۵۲ صفحات ہیں۔ یہ کتاب ماہ جولائی ۱۸۹۸ء میں نامی پریس لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کے پانچ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۶- "**تقاول ہندسی**" یہ رسالہ علم ہندسہ کے بیان میں ہے۔ کتبِ قدیم فارسی سے اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ ترجمہ اصل کے مطابق ہے۔ یہ کتاب ۹صفحات پر مشتمل ہے جو مطبع نول کشور لکھنؤ سے طبع ہوئی۔

۷- "**مراۃ الصفا**" ایک ہندی کتاب "**شدھ درپن**" کا ترجمہ نثر میں ہے۔ یہ کتاب مکان، جسم، پوشاک اور دل کی صفائی کے بیان میں ہے۔ یہ کتاب ۱۸۸۶ء میں مطبع نسیم سحر بدایوں سے شائع ہوئی۔

۸- "**رسالہ قیافہ**" علم قیافہ پر منظوم رسالہ ہے۔ اس کتاب / رسالہ کا تیسرا ایڈیشن مطبع نسیم سحر بدایوں سے شائع ہوا۔

۹- "**نظم پروین**" یہ کتاب تعلیماتِ خوش خطی نستعلیق مع قواعد پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے پندرہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کا بارہواں ایڈیشن ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء میں مطبع نول کشور پریس سے شائع ہوا۔

۱۰- "**خلاصہ جغرافیہ**" اس کتاب میں تمام دُنیا کا جغرافیہ نقشہ جات کی صورت میں درج ہے۔ اس کی پہلی اشاعت یکم جنوری ۱۸۷۹ء مطبع افضل المطابع بدایوں سے ہوئی۔

۱۱- "**مراۃ العلوم**" سحر نے انگریزی کتاب "**Lesson in General Knowledge**" کا ترجمہ لال گوہر اور پنڈت رام جی مل نمک کی مدد سے کیا۔ ۱۸۷۷ء میں پہلی بار یہ کتاب مطبع رفاہِ عام سیالکوٹ میں بہ اہتمام منشی دیوان چند طبع ہوئی۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۱۲- "**دلائل المشاہیں**" یہ ایک پارسی کتاب کا اُردو ترجمہ ہے جو مطبع نسیم سحر بدایوں سے ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔

۱۳- "**معیار البلاغت**" یہ کتاب فن عروض پر سحر بدایونی کی اہم تصنیف ہے جو ۱۸۶۶ء میں تصنیف ہوئی۔ یہ معانی و بیان، بدیع و عریض و قافیہ اور اقسام نظم و نثر و فصاحت پر سب سے پہلی کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ کتاب تصنیف کے بعد سو سال تک طلبا کے نصاب میں شامل رہی۔ فن عروض کے ہر مصنف نے اس کتاب کو اُردو ادب میں گراں قدر اضافہ قرار دیا ہے۔

۱۴- "**غوامص الحساب**" عجائبات و نکات حساب مشکل سوالات کے حل اس آسان طریقے سے بیان کیے گئے ہیں یہ کتاب یکم اکتوبر ۱۸۸۶ء کو مطبع نسیم سحر بدایوں سے شائع ہوئی۔

۱۵- "**محیط المساعت**" یہ جیومیٹری پر ایک بلند پایہ کتاب ہے۔ یہ کتاب بھی مطبع نسیم سحر، بدایوں سے ۱۳۰۶ھ میں شائع ہوئی۔

۱۶- "**تلخیص الحساب**" یہ کتاب علم حساب پر ایک عمدہ کتاب ہے۔ اس میں حساب کے ہر قاعدے کا بیان نہایت ہی عمدہ ترتیب دیا ہوا ہے۔ اس کی پہلی اشاعت دسمبر ۱۸۷۸ء میں ہوئی۔

۱۷- "**معیار الاملا**" یہ کتاب قواعد املا و رسم الخط پر اہم تصنیف ہے۔ اس میں ایک ہزار سے زیادہ غلط الفاظ کو صحت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

۱۸- "**ارژنگ چین**" قواعد خوش خطی و اقسام خطوط پر ایک قابلِ قدر کتاب ہے۔ یہ کتاب کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۸۵۱ء میں نول کشور پریس لکھنؤ سے شائع ہوا تھا۔

۱۹- "**بڑھاپانامہ**" مسدس ترکیب بند میں ایک نظم ہے جو ایک اعلیٰ نظم ہے۔

۲۰- "**حل رسالہ معمائے جامی**" اس کتاب میں تمام معمہ جات کو حل کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب قیصر ہند پریس بدایوں سے شائع ہوئی۔

۲۱- "**واسوخت افسوں سحر**" اس کا دوسرا نام تدبیر عشق ہے۔ اس میں سولہ صفحات ہیں۔ یہ ۱۸۸۳ء میں نول کشور پریس، لکھنؤ سے شائع ہوئی۔

۲۲- "**سحر سامری**" سحر کا یہ دیوان پہلی مرتبہ ۱۸۸۴ء میں نول کشور سے شائع ہوا تھا اس وقت اس میں ۸۲ صفحات تھے۔ اس مجموعہ میں غزلوں کے علاوہ سحر کا متفرق کلام بھی ہے۔

۲۳- "**لطائف ہندی**" یہ بھی سحر کی اہم تصنیف ہے۔ اس میں لطائف کو بیان کیا گیا ہے۔ ۱۸۷۳ء میں پٹیالہ سے شائع ہوئی۔

۲۴- "**جغرافیہ ضلع بدایوں**" اس کتاب کے پچاس ایڈیشن بدایوں کے مختلف مطابع سے شائع ہوئے۔ بدایوں کا جغرافیہ سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

۲۵- "**خلاصۃ المنطق**" یہ علوم وفنون کے موضوع پر لکھی گئی اپنی نوعیت کی اہم کتاب ہے جو مطبع منشی نول کشور پریس لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ (۹)

سحر کے احوال زندگی کے حوالے سے بہت سے ادباء نے اپنے تذکروں میں ذکر کیا ہے۔ پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی، لالہ سری رام کے تذکرہ "خم خانہ جاوید" جلد چہارم میں سحر کی زندگی کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

> " شباب کے ہنستے کھیلتے دن دہلی اور لکھنؤ میں گزرے۔ کشیدہ قامت، سانولا رنگ اور چیچک رو تھے۔ مزاج نفیس اور عطریات کے شوقین تھے۔ عادات اور اخلاق کے لحاظ سے شریف اور صاحب تصانیف تھے۔ لالہ رام لال راحت اور منشی گیندن لال گوہر بدایونی کے یاران صادق میں تھے۔ نہایت علم دوست اور کلام کے حسن وقبح پرکھنے میں اپنے احباب سے گویا سبقت لے گئے تھے۔ خوشنویسی میں یگانہ اور زود گوئی میں مشہور زمانہ تھے۔ آپ نے پنشن لینے کے بعد بھی علمی زندگی اور درس وتدریس کا شغل جاری رکھا۔ " (۱۰)

سحر بدایونی ایک بلند پایہ شاعر تھے جن کے کلام میں عشقیہ مضامین کے علاوہ تصوف اور حقیقت جیسے نکات بھی نظر آتے ہیں۔ ان کی شاعری میں صنائع بدائع کا استعمال بھی ہے۔ روزمرہ، سادگی وسلاست کے علاوہ بے ساختگی کا عنصر بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ سحر تاریخ گوئی کے فن میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ زمانہ شباب میں لکھی گئی واسوخت میں اپنے دلی جذبات کی ترجمانی انتہائی خوبی اور مہارت سے کی ہے۔ گنپت سہائے سریوواستو اپنے تحقیقی اور تنقیدی مقالے "اُردو شاعری کے ارتقاء میں ہندو شعراء کا حصہ" میں سحر کی شاعری کی داد دیتے ہوئے کہتے ہیں:

> " ان کا دیوان سحر جب طبع ہوا تو بدایوں کے متعدد شعراء نے اس کی طباعت کی تاریخیں کہیں۔ سب نے اس دیوان کی بے حد تعریف کی اس کی تعریف میں منشی فاخر حسین بدایونی نے لکھا ہے:

کیا لکھے کوئی وصف شعروں کا
پری مجوب ہیں خدا کی قسم
جو کہ ہیں نکتہ در بدایوں کے
سخت مجوب ہیں خدا کی قسم

گوہر بدایونی فرماتے ہیں:

کیف سخن سے مست ہوں میں جھوم جھوم کر
دیوان سحرؔ سامنے رکھا ہے چوم کر

سحر اپنے کلام کی مقبولیت کی نسبت خود فرماتے ہیں:

پسندیدہ نہ ہو اے سحرؔ کیوں سب کو کلام اپنا
رہے ہم مدتوں دہلی میں چھانا لکھنؤ برسوں (۱۱)

ویریندر پرشاد سکسینہ اپنی کتاب "**بدایوں کے اساتذۂ سخن**" میں سحر کے بارے میں یوں بیان کرتے ہیں:

"جناب سحر دبستان بدایوں کے پہلے شاعر و ادیب اور محقق ہیں جو ادب میں بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں اور اپنے عہد کے غزل گو شعرا میں آپ کا ایک مرتبہ تھا اور اپنے دور کے اُردو شعرا میں اساتذہ سخن میں شمار ہوتے تھے اور ہر صنف سخن پر حیرت انگیز قدرت رکھتے تھے۔ زبان و بیان کے لحاظ سے آپ کا کلام بہت سلجھا ہوا اور فنی حیثیت سے بے عیب ہے۔"(۱۲)

سحر بدایونی کو فن تاریخ گوئی میں دسترس حاصل تھی اُنھوں نے اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں تاریخیں کہیں۔ غالب کے علاوہ کئی مشہور شخصیات جن میں مرزا رجب علی بیگ سرور اور دیگر اساتذہ سخن اور علماء و فضلاء شامل ہیں، کی وفات پر قطعات کہے۔ غالب کے ساتھ ان کے اچھے مراسم تھے۔ مرزا غالب جب پہلی دفعہ رام پور تشریف لائے تو سحر اُن سے ملنے کے لیے رام پور تشریف لے گئے۔ ان کے دیوان "سحر سامری" میں غالب کی وفات پر تین قطعات ملتے ہیں۔

قطعۂ تاریخ وفات نواب اسد اللہ خان بہادر غالب دہلوی (ص ۱۱۱)

حیف کہ غالب ز جہاں زفت بست

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

بود یکے شاعر با علم و فضل
مرد چو واہنمہ بیجان شدند
شعر و سخن نثر و ہنر علم و فضل

(۱۲۸۵ھ)

تھا شاعر نامی یہی اب دنیا میں
افسوس یہ ہے کہ مر گیا غالب بھی
ہے سحر یہ مصرع میرے لب پر جاری
دنیا سے آج چل بسا غالب بھی

(۱۲۸۵ھ)

مر گیا غالب جو لاثانی تھا شاعر ہند میں
لے گیا دنیائے دون سے حسرتیں کیا کیا دریغ
فکر میں اے سحرؔ بیٹھا ہوا تھا ناگہاں
یہ ندا آئی فلک سے وائے واویلا دریغ

(۱۲۸۵ھ)[۱۳]

مرزا رجب علی بیگ سرور کی وفات پر کسی اور شاعر نے ان کی کوئی تاریخ وفات نہیں لکھی۔ یہ پہلے شاعر ہیں جنھوں نے سرور کی سب سے پہلے تاریخ وفات کہی تھی:

قطعہ تاریخ وفات مرزا رجب علی بیگ سرور لکھنوی (صفحہ ۱۱۱)

مرد چوں شاعر بے مثل سرور
در جہاں شور و شغب کرو ظہور
ہست جاری زبان ہر کس
ہائے آمد الم و رفت سرور

(۱۲۸۴ھ)[۱۴]

اس کے علاوہ بھی انھوں نے کئی شخصیات پر قطعات کہے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

قطعہ تاریخ تولد فرزند صاحب مجسٹریٹ بدایوں، چودھری سعید الدین حسن صاحب رئیس کھیڑہ، مولوی محمد یٰسین صاحب ڈپٹی کلکٹر ہند، پنجاب، قطعات تاریخ ترتیب و طبع دیوان از جناب منشی گیندن لال متخلص بہ گوہر (دوست مصنف)، منشی رام دیال صاحب متخلص رسا بدایونی۔

بحیثیت شاعر

سحر نے شاعری کی مختلف اصناف پر طبع آزمائی کی اور ان کی شاعری کے بہت سے مجموعے شائع ہوئے۔ اپنی شاعری میں مختلف اصناف سخن برتنے اور شاعری میں کثیر سرمایہ ہونے کے باوجود سحر کو وہ شہرت و پذیرائی نہ مل سکی جس کے وہ حق دار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سحر کے کلام میں کہیں قنوطیت تو کہیں حزن و یاس کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ اور شاید اس یاسیت کی وجہ بھی پذیرائی نہ ملنا ہو۔

زبان و بیان پر اس زمانہ میں خاص زور دیا جاتا تھا۔ جس کا اثر سحر کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سحر کا کلام اعلیٰ مرتبہ کا حامل ہے۔

جناب بابو شیام سندر لال صاحب برق "تذکرہ بہار سخن" میں ان کے بارے میں یوں بیان کرتے ہیں:

"منشی دیبی پرشاد ولد منشی چنی لال اخگر قوم کایستھ سریواستو ساکن بدایوں۔ سال ولادت ۱۸۴۰ء آپ کو علم فارسی میں اچھی دستگاہ تھی۔ شاعری اپنے والد سے سیکھی تھی۔ ضلع بدایوں میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھے۔ نثر و نظم میں اچھا ملکہ رکھتے تھے۔ علم عروض سے بخوبی واقف تھے۔ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ خیر خواہی سے کام کرکے سرکار سے پنشن پائی۔ ۱۹۰۲ء میں انتقال کیا۔" (۱۵)

شہید حسین بدایونی "تذکرہ شعرائے بدایوں" میں سحرؔ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"منشی دیبی پرشاد ابن منشی چنی لال اخگر قوم کایستھ، ساکن بدایوں، ۲۴ دسمبر ۱۸۴۰ء کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ فارسی اور اُردو میں اچھی دستگاہ رکھتے تھے۔ محکمہ تعلیم میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھے، ایک طویل عرصہ تک بدایوں میں تعینات رہے۔ علم عروض سے بخوبی واقف تھے۔ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔" (۱۶)

شاعری کی مختلف اصنافِ سخن پر انھیں قدرت حاصل تھی۔ انھوں نے منظوم ترجمے بھی کیے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کلامِ سحر

سحر کا کلام عشقیہ جذبات سے لبریز ہے۔ وارداتِ قلبی کو بہت خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ جس میں وصل محبوب کی تمنا کا جابجا اظہار ملتا ہے۔ حُسن و عشق کے اعلیٰ نمونے بھی ملتے ہیں۔ سحر نے اپنے کلمات میں تلمیحات، قرآنی الفاظ، تشبیہات و استارات، محاورات، ضرب الامثال، صنائع و بدائع کا استعمال کیا ہے۔ کلام میں متصوفانہ رنگ بھی نظر آتا ہے۔ سحر نے شاعرانہ تعلی سے بھی کام لیا ہے مثلاً:

سحر کیا ہی سحر ہے تیرے کلام میں
پڑھتا پھرتا ہے وہ بُت اکثر ترے اشعار کو

جُہلا کچھ کہیں اے سحؔر نہیں کچھ پروا
جو سُخن فہم ہیں کہتے ہیں سُخندان مجھ کو

اشعار تمھارے بھی پسندِ شعرا ہیں
اے سحؔر حقیقت میں کیا بات ہے تمھاری

گنپت سہائے سریواستو "**اُردو شاعری کے ارتقا میں ہندو شعرا کا حصہ**" میں ان کی شاعری کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

> "سحر اپنے ماحول کے زیر اثر کسی قدر رعایت لفظی کے دلدادہ تھے مگر غزل کے پرانے عیوب گُل و بلبل، صیاد و قفس، شمع و پروانہ، معشوق کی کج ادائی و بے مہری وغیرہ سے ان کا کلام بڑی حد تک پاک ہے۔ حالانکہ سحر حالیؔ اور آزادؔ کے زمانہ کے ساتھ تھے۔ مگر غالباً ان تک طرزِ جدید کی شاعری کی لہر پہنچ نہ سکی تھی۔ وہ فن شاعری میں رنگ غالب اور طرزِ آتش کے پیرو معلوم ہوتے ہیں۔ انھوں نے غالب کی اکثر مشہور غزلوں پر غزلیں کہی ہیں اور مؤمن و امانت کی غزلوں پر خمسے لکھے ہیں۔"(۱۷)

حوالہ جات

(۱) سکسینہ، ویریندر پرشاد، "بدایوں کے اساتذہ سُخن" کراچی: عبد الستار بدایونی وادارۂ مجلّہ بدایوں، ۱۹۹۹ء، ص ۲۱

(۲) شمس بدایونی "از خاکِ بدایوں" بریلی: الیکٹرک پریس، ۱۹۸۵ء، ص ۲۶

(۳) ایضاً، ص ۲۶

(۴) سری رام، لالہ، "خم خانۂ جاوید"، دہلی: کتاب ہمدرد پریس، جلد چہارم، ۱۹۲۶ء، ص ۱۱۹

(۵) سکسینہ، ویریندر پرشاد، "بدایوں کے اساتذہ سُخن" کراچی: عبد الستار بدایونی وادارۂ مجلّہ بدایوں، ۱۹۹۹ء، ص ۲۱

(۶) رفیق مارہروی، سید "ہندوؤں میں اُردو" لکھنؤ: نسیم بک ڈپو، س، ن، ص ۳۳۰، ۳۳۱

(۷) سحرؔ منشی دیبی پرشاد "رسالہ قیافہ" لکھنؤ: منشی نول کشور پریس، ۱۸۷۳ء، ص ۲، ۱

(۸) رفیق مارہروی، سید "ہندوؤں میں اُردو" لکھنؤ: نسیم بک ڈپو، س، ن، ص ۳۳۰، ۳۳۱

(۹) سکسینہ، ویریندر پرشاد، "بدایوں کے اساتذہ سُخن" کراچی: عبد الستار بدایونی وادارۂ مجلّہ بدایوں، ۱۹۹۹ء، ص ۲

(۱۰) ایضاً، ص ۲۱

(۱۱) سریواستو، گنپت سہائے "اُردو شاعری کے ارتقا میں ہندو شعرا کا حصہ" الہ آباد: اسرار کریمی پریس، ۱۹۶۹ء، ص ۲۸۰، ۲۸۱

(۱۲) سکسینہ، ویریندر پرشاد، "بدایوں کے اساتذہ سُخن" کراچی: عبد الستار بدایونی وادارۂ مجلّہ بدایوں، ۱۹۹۹ء، ص ۲۱

(۱۳) سحرؔ، منشی دیبی پرشاد "دیوانِ سحرؔ" کان پور: منشی نول کشور پریش، ۱۸۹۳ء، ص ۱۱۱

(۱۴) ایضاً، ص ۱۱۱

(۱۵) برق، شیام سندر لال، سیتاپوری "تذکرہ بہار سُخن" س، ن، ص ۱۹۲

(۱۶) شہید، حُسین بدایونی، "تذکرہ شعرائے بدایوں" کراچی: طلحہ پرنٹرز، ۱۹۸۱ء ص ۴۰۴، ۴۰۵

(۱۷) سریواستو، گنپت سہائے "اُردو شاعری کے ارتقا میں ہندو شعرا کا حصہ" الہ آباد: اسرار کریمی پریس، ۱۹۶۹ء، ص ۲۸۵